سوال

(168)ایک شخص کے متعلق جوکہ حضرت بابا فریدالدین چشتی پاک پٹنی..الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لین

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نہ ۲۹ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۰ ھ واقف مقائق معقول ومنقول کاشف وقائق فروع واصول مظہر حسنات مصدر برکات برہان المتکلمین شمس العلماء قمر الفقہاء زبدۃ الاوائل والاواخر عالی جناب مولی القاب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب بابحاہ والمعالی وابقاکم اللہ تعالیٰ علی مفارق المسلمین الی یوم الدین این خاکسار راجی الی ،

،تعدد تولد کہ مبنی بر تناسخ است نزداہل سنت والجماعت باطل است ونسبت آن بحضرت شیخ یعنی بابا فریدگنج پاک پٹنی رحمہ اللہ محض افترا است ومدعی این نسبت واین مذہب محض جاہلی است تصدیق دعواش ناروا ست واقوالش محض خطاء ازانجا کہ مسئلہ تناسخ درجملہ کتب کلام مزین است وکذب این بیان باشارات آ

''اس مسئل کا تناسخ کا جوبا دیا جائے خدا آپ کو جزائے خیر دے کہ بابا فرید صاحب محمد حسین پاک پٹنی کی تحریر کے مطابق وفات کے بعد دو مرتبہ اس جہاں فانی میں بذریعہ دوسرے والدین کے پیدا ہو چکے ہیں پہلی مرتبہ جب وہ پیدا ہوئے تو شیخ ابراہیم سجادہ نشین پاک پٹن کے نام سے موسوم ہوئے اور دوسری م

:ہوالملہم للصوب منکرین قیامت وبعث وحشر دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جن کا عقیدہ وقول یہ ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا نہیں ہے ، نہ قالب اول میں اور نہ قالب آخر میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ان کے اس عقیدہ وقول کو بیان فرتا ہے :

، مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰی وَمَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِیۡنَ

ں ہماری پہلی موت ہے جو ہم مرے بس پھر ہم زندہ ہو کر اٹھنے والے نہیں ہیں ۔ ''

،دوسرے مقام پر فرمایا ہے :

تُنَا الدُّنۡیَا وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِیۡنَ

ری پس دنیا ہی کی زندگی ہے پھر ہم اٹھائے نہیں جائیں گے ۔ ''

،دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو تناسخ کے قائل ہیں جن کا عقیدہ ومقولہ ہے کہ ہم اسی دنیا میں زندہ ہوتے ہیں پھر مرتے ہیں کبھی قالب اول میں مر کر زندہ ہوتے ہیں اور کبھی قالب آخر میں اس دنیا کی زندگی کے سوائے اور کوئی زندگی ہماری نہیں ہے اللہ تعالیٰ سورہ جاثیہ میں ان کے عقیدہ ومقولہ کو بیان فرماتا ہے

حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَمَا یُہۡلِکُنَاۤ اِلَّا الدَّہۡرُ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

صرف دنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے ۔ ''

رسورہ مومنوں میں فرماتے ہیں :

تُنَا الدُّنۡیَا وَمَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِیۡنَ

ری پس دنیا ہی کی زندگی ہے پھر ہم اٹھائے نہیں جائیں گے ۔ ''

چونکہ یہ دونوں قسم کے منکرین قیامت کا انکار حیات اخروی میں ہم عقیدہ ومتفق اللسان ہیں اس لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دو قسم کے لوگون کا ایک طریقہ پر جواب دیا ہے :

یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یَجۡمَعُکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ

دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندہ کرتا ہے پھر تم کو مارے گا پھر تم کو قیامت کے دن اٹھا کرے گا جس میں کچھ شک نہیں ہے ۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ۔ ''

سے صاف معلوم ہوا کہ دنیا کی زندگی کے بعد مرنا ہے پھر مرنے کے بعد قیامت کے دن سب کو زندہ ہو کر جمع ہونا ہے ، پس اس سے قیامت ہی کے دن اٹھنا ہے ، بنا علیہ اس آیت نے دونوں قسم کے منکرین کی صاف تردید کردی ہے سورہ طٰہٰ میں فرماتا ہے :

قۡنٰکُمۡ وَفِیۡہَا نُعِیۡدُکُمۡ وَمِنۡہَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَۃً اُخۡرٰی

نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو پھر لوٹائیں گے ۔ اور اسی سے پھر دوسری بار تم کو نکالیں گے ۔ ''

یت نے بھی دونوں قسم کے عقیدہ ومقولہ کو صاف باطل کردیا ، اور تناسخ کو بھی صاف اڑا دیا ۔ سورہ البقرۃ میں فرماتا ہے :

رُوۡنَ بِاللّٰہِ وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ

م اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردے تھے ، سو اس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر جلائے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ۔ ''

رہ یٰس میں فرماتے ہیں :

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

نے ہماری لیے مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا، کہنے لگا کہ ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا آپ کہہ دیں کہ ان کو وہ اللہ زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور وہ پیدائش کے تمام طریقے جانتا ہے ۔''

قرآن مجید میں اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں جن سے تناسخ کا بطلان آفتاب کی طرح روشن ہے ۔

سخ کا بطلان ان احادیث سے بھی ثابت ہے جن سے صدقات اور خیرات وحج وصیام وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچنا ثابت ہے ، کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ بقلب قوالب لوگ زندہ ہی رہا کرتے تو ان پر نہ میت کا اطلاق ہوتا اور نہ ثواب پہنچتا ، نیز ان احادیث سے بھی تناسخ کا بطلان صاف ظاہر ہوتا ہے جن سے عذاب قبر

ِ اللہ تعالیٰ :

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ

عالیٰ نے فرمایا : نرسنگا پھونکا جائے گا تو وہ تمام اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف سر کنے گے اور کہیں گے ہائے افسوس ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھایا یہ وہ دن ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ فرمایا تھا ۔''

ِ قائلین تناسخ کے عقیدہ کے مطابق تمام لوگ دنیا ہی میں بقلب قوالب زندہ رہا کرتے تو قیامت کے قبروں سے اٹھے گا کون تناسخ کے بطلان پر یہ چند دلیلیں قرآن وحدیث سے مختصراً نقل کی گئی ہیں علاوہ ان کے قرآن وحدیث میں بہت سی دلیلیں موجود ہیں :

القدر عبر الاولی الالباب''

ہاں میں نے بمقابلہ قرآن وحدیث کے دلائل عقلیہ سے اعراض کیا ۔ واللہ اعلم بالصواب حررہ عبدالوہاب عفی عنہ ، سید نذیر حسین

: تناسخ کا بطلان قرآن مجید کی اس آیت سے نہایت صریح اور صاف طور پر ثابت ہے سورہ مومنون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ۝ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ

ں کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے دنیا میں پھر لوٹا دو اور پھیر دو شاید کہ میں اچھا عمل کروں ، اس چیز میں جو چھوڑ آیا ہوں ہر گز نہیں یہ ایک بات ہے کہ اس کا وہ کہنے والا ہے اور ان کے آگے ایک پردہ ہے جو ان کو پھر دنیا میں لوٹ آنے سے مانع ہے اس دن تک جس میں

ٰ نے فرمایا : جس دن وہ قبریں سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے گویا کہ وہ اپنے ۔ ۔ ۔ کی فطر ڈور رہے ہوں گے ۔''

ِ ۲۴،۲۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 379-384

محدث فتویٰ